© rasailojaraid.com

۱۴- ﴿ یا ایھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا۝ فاما الذین اٰمنوا باللہ و اعتصموا بہ فسید خلھم فی رحمۃ منہ و فضل و یھدیھم الیہ صراطا مستقیما۝ ﴾ ''لوگو! تمہارے رب کے پاس سے تمہارے پاس حجت آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوط پکڑا وہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔'' (النساء ۱۷۴،۱۷۵)

قرآنِ حکیم اور دیگر کتبِ مذہبی میں ایک ممتاز فرق یہ ہے کہ قرآن عقل و دانش کی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے۔ اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے فکر و منطق کے مطابق ہے۔ (تفسیر سراج البیان تحت آیات مذکورہ)

۱۵- ﴿ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الیٰ ربہ سبیلا۝ ﴾ ''قرآن تو ایک نصیحت ہے پس جو شخص بھی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کیلئے صحیح راستہ اختیار کرے''۔ (الدھر : ۲۹)

۱۶- ﴿ رسول من اللہ یتلو صحفا مطھرۃ۝ فیھا کتب قیمۃ۝ ﴾ ''اللہ کا رسول ﷺ مقدس اوراق پڑھ کر سناتے ہیں، ان میں پکی اور معقول باتیں درج کی گئی ہیں'' (البینۃ : ۲،۳)

قرآن کریم میں جابجا قرآن محفوظ من جانب اللہ، نصیحت، کتبِ سابقہ کے مؤید، راہبر، دلوں کے لئے صحت افزا، کافروں کے لئے خسارہ اور بوجھ ہونے، القصہ ہمہ جہت سے اعلیٰ وارفع ہونے پر دلالت کرنے والے مضامین سے بھرا پڑا ہے۔

(جاری ہے)

مغرب میں سیکولرزم کس طرح پھیلا؟

نصرانی اس قول کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں:

"دع ما لقیصر لقیصر و ما للہ للہ"

''جو قیصر کا حق ہے وہ اسے دے دو، اور جو اللہ کا حق ہے وہ اسے دے دو''۔

اس بے سند مقولے کی بنیاد پر وہ دین کو دولت اور زندگی سے الگ تھلگ سمجھتے ہیں۔ احکام الٰہی کو صرف عبادت تک محدود کرنے کی وجہ سے اخلاق و معاملات میں وہ شتر بے مہار بن گئے اور انہوں نے خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل میں تمام انسانی اقدار کو پامال کر دیا۔

خدائی بادشاہوں کے حقوق کے نام پر علمائے دین نے کلیسائی تسلط کی انتہا کر دی۔ اس کے علاوہ کلیسا کے تفتیشی مراکز میں بے پناہ مظالم توڑے گئے، جس نے عوام کو مذہب سے بیزار کر دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قسط نمبر۲

اسرائیل

میاں انوار اللہ

نعیم بن مسعودؓ کا رول:

غزوۂ خندق کے جانکاہ موقع پر یہودِ بنی قریظہ نے اہلِ اسلام کو نقصان پہنچانے کے موقع کو غنیمت سمجھ کر مسلمانوں کے ساتھ کیے گیے معاہدوں کی سنگین خلاف ورزی کر کے حملہ آور مشرکین سے ساز باز کی۔

عین اسی وقت قبیلہ غطفان کے نعیمؓ بن مسعود مسلمان ہو کر خدمت رسالت اقدس میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا "ابھی تک میرے اسلام لانے کا کسی کو پتہ نہیں، جو کام مجھ سے لینا چاہیں حکم کریں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم جا کر دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی تدبیر کرو"۔ چنانچہ یہ متعدد بار بنو قریظہ کے پاس گئے اور ابوسفیان سے بھی بار بار ملاقاتیں کیں۔ آخر کار بنو قریظہ اور ابو سفیان کا اتحاد توڑنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "**الحرب خدعة**" یعنی جنگ میں دھوکہ دینا جائز ہے"۔ ابوسفیان کا لشکر محاصرہ اٹھا کر تتر بتر ہوگیا۔

ابوسفیان کے معہ لشکر چلے جانے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آئے تو ظہر کے وقت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر حکم سنایا ابھی ہتھیار نہ کھولے جائیں۔ بنو قریظہ کا معاملہ باقی ہے، ان سے بھی اسی وقت نمٹ لینا چاہیے۔ یہ حکم پاتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اعلان فرمایا "**جو کوئی سمع وطاقت پر قائم ہو وہ عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک دیار بنو قریظہ نہ پہنچ جائے**"۔ اس اعلان کے ساتھ ہی حضرت علیؓ کو ایک دستے کے ساتھ بنو قریظہ کی طرف روانہ کر دیا۔ حضرت علیؓ کے بنو قریظہ پہنچنے پر یہود نے گھروں کے چھتوں پر چڑھ کر مسلمانوں کی غلیظ گالیوں سے آؤ بھگت کی۔ یہود یہ سمجھے کہ حضرت علیؓ محض انہیں ڈرانے دھمکانے آئے ہیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپہ سالاری میں پورا اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اور ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا تو ان کو دن میں تارے نظر آ گئے۔

بنو قریظہ تین ہفتے سے زیادہ محاصرہ برداشت نہ کر سکے۔ آخر کار سعد بن معاذؓ کی ثالثی پر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا۔ قبیلہ اوس ان کا پرانا حلیف تھا۔ خود اوس والوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نرمی کرنے کی التجا کی۔ چونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ انہوں نے عین حالت جنگ میں ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی ہے اور پہلے جلا وطنی کی سزا پانے والے یہودی قبیلے بنو قینقاع اور بنو نضیر ہی غزوہ احزاب میں گردو پیش کے قبائل کو بھڑکا کر مدینے پر دس بارہ ہزار کا لشکر چڑھا لائے تھے۔ بنو قریظہ نے جنگ خندق میں بدعہدی کر کے مسلمانوں پر عقب سے حملہ کرانے کی غرض سے دو ہزار نیزے، پندرہ سو ڈھالیں، پندرہ سو تلواریں اور پندرہ سو زرہیں اکٹھی کر لی تھیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے تورات کے حکم کے مطابق فیصلہ سنایا بنو قریظہ کے بالغ مرد قتل کیے جائیں، عورتیں بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور

© rasailojaraid.com